۲۲ رَجب کے کونڈوں کی حقیقت کیا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ ۲۲/رَجب کے کونڈے شریعت میں ثابت ہیں یا نہیں؟ بعض سنی حضرات اس پرعمل کرتے ہیں کیا ان کے لیے ایسا کرنا درست ہے؟ تفصیل سے وضاحت فرمائیں۔

سائل: قاری محمد اشرف ہاشمی، مدرسہ قاسم العلوم چک نمبر 126 نیکوکارہ تحصیل وضلع چنیوٹ

الجواب بعون الوهاب

کونڈوں کی رسم مذہب اہل سنت والجماعت میں محض بے اصل، خلاف شرع اور بدعت ممنوعہ ہے۔ کیونکہ نہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ہے نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین ومجتہدین حضرات رحمۃ اللہ علیہم سے منقول ہے، جیسا کہ عقائد کی معتبر کتاب شرح المقاصد میں ہے ''شریعت میں بدعت یہ ہے کہ دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالی جائے جو نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں اور نہ تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم کے دور میں ہو، اور نہ ہی اس پر کوئی دلیل شرعی قائم ہو یعنی چاروں ائمہ (امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت، امام مالک بن انس، امام محمد بن ادریس شافعی، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم) میں سے کسی نے اسے قرآن وسنت سے نہ سمجھا ہو۔

(المبحث الثامن فصل ثالث ج۲ ص ۲۷۱)

دین اسلام میں بدعت پرعمل کرنے والے کے بارے میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں:

(۱) ''بدعتی کا نہ روزہ قبول ہوتا ہے نہ نماز، نہ صدقہ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ نفلی عبادت، نہ فرضی عبادات اور اسلام کے دائرہ سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح گوندھے ہوئے آٹے سے بال۔'' (ابن ماجه ص٦)

(۲) اَصۡحَابُ الۡبِدَعِ کِلَابُ النَّار. ''بدعتی لوگ جہنم کے کتے ہیں''۔

(كنز العمال ج۱ ص۲۱۸ فصل فی البدع، كشف الغمه للشعرانی ج۱ ص۳۳)

(۳) اَصۡحَابُ الۡبِدَعِ کِلَابُ اَهۡلِ النَّارِ. ''بدعتی لوگ جہنمیوں کے کتے ہیں (یعنی یہ بدعتی لوگ جہنمیوں کو بھونکتے رہیں گے)''۔

(حوالہ بالا، وفتاویٰ افریقہ ص۱۰۹ مسئلہ نمبر ۱۸۱ از اعلیٰ حضرت بریلوی)

کونڈوں کی ابتداء:

کونڈوں کی ابتداء ۱۹۰۶ء میں ریاست رام پور (یوپی) میں امیر مینائی لکھنوی کے خاندان سے ہوئی۔ (جواہر المناقب از منشی حامد حسین قادری)

ایک خاص بات اس رسم میں یہ بھی ہے کہ یہ رسم دشمنان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایجاد ہے، کیونکہ ۲۲ رجب کو جناب حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی نہ تاریخ پیدائش ہے اور نہ اُن کی تاریخ وفات ہے، اس کے برعکس تاریخ کی تمام کتب میں ان کی ولادت ۸ رمضان المبارک ۸۰ھ یا ۸۳ھ میں ہوئی اور وفات ۱۵ شوال ۱۴۸ھ میں ہوئی۔ نیز شیعہ کی معتبر کتاب تحفۃ العوام میں ہے کہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۷ ربیع الاول اور وفات ۱۵ شوال کو ہوئی۔

(ص ۲۰۴ مطبوعہ کتب خانہ حسینیہ محلّہ شیعاں موچی دروازہ لاہور)

تو معلوم ہوا کہ اس تاریخ یعنی ۲۲ رجب کو حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ کاتب وحی امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات ۲۲ رجب ۶۰ھ کو ہوئی۔ (سير اعلام النبلاء ج ۳ص ۱٦۲)

اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ اس رسم کو محض پردہ پوشی کیلئے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے ورنہ درحقیقت یہ کونڈوں کی رسم (یعنی حلوہ پوری) کاتب وحی صحابی رسول امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔ جس وقت یہ رسم لکھنؤ میں ایجاد ہوئی اس وقت وہاں اہل سنت والجماعت کا غلبہ تھا، تو ان کے خوف سے یہ اہتمام کیا گیا کہ شیرینی اعلانیہ نہ تقسیم کی جائے تاکہ راز فاش نہ ہو سکے اور دشمنانِ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خاموشی کے ساتھ

اندھیرے میں ایک دوسرے کے ہاں جا کر یہ شیرینی کھالیں۔ جب اس کا چرچا ہوا اور راز کھلنے لگا تو اس کو حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے لکڑ ہارے کی غلط روایت گھڑ کر حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان باندھا کہ انہوں نے خود اس تاریخ یعنی ۲۲ رجب میں اپنی فاتحہ کا حکم دیا ہے، حالانکہ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں۔ تاریخ کی کسی معتبر کتاب میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ ہماری اس بات کی تائید شیعہ مجتہد علامہ محمد حسین لکھنوی (ساکن محلّہ حسین آباد تحصیل ساہیوال ضلع سرگودھا) بھی کر رہے ہیں دیکھئے ان کی کتاب ''اصلاح شیعہ ص۲۳۲'' کہ ۲۲ رجب کے کونڈوں کی نیاز کی سند اور اس کا حوالہ کسی معتبر کتاب سے ثابت نہیں یہ ایک خود ساختہ مسئلہ ہے نہ کسی امام سے منقول ہے نہ تاریخ تصدیق کرتی ہے)۔ لہٰذا برادران اسلام کو اس غلط رسم سے دور رہنا چاہیے اور اپنے دوسرے بھائیوں کو اس رسم سے بچانے کی بھر پور کوشش کرنی چاہیے۔ نہ خود اس رسم کو بجالائیں اور نہ اس میں شرکت کر کے دشمنانِ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خوشی میں شریک ہو کر حرام کام کے مرتکب ہوں، کیونکہ کونڈوں کی رسم کرنے والے اکثر شیعہ رافضی ہوتے ہیں جو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تبرّا (بے ادبی اور گستاخی) کرتے ہیں جن کے بارے میں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانی چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرّا کرتے ہیں ان کے گھر کا کھانا، کھانا انتہائی بے غیرتی ہے، کسی شریف آدمی سے یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی آدمی اس کے باپ دادا کو گالیاں دے اور وہ پھر اس کے گھر کا کھانا کھائے۔ (امداد المفتین ص۲۷۹ طبع دار العلوم کراچی)

؎ یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں چند بریلوی علماء کے تاثرات:

(۱) علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی بریلوی گجراتی فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فاسق کہنے والا شخص بالکل بے دین اور شیعہ ہے غالبًا تقیہ کر کے اہل سنت بنا ہوا ہے۔

(۲) علامہ محمد عمر اچھروی بریلوی فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت حقہ کا منکر اسلام سے خارج اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو ان سے افضل سمجھنے والا بے دین گمراہ شیعہ ہے اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی برائی کرنے والا اور ان کو بکواس کرنے والا بھی اسلام سے خارج ہے۔

(۳) علامہ مفتی غلام رسول صاحب بریلوی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عادل، بااعتماد اور صالح صحابی ہیں۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آپ کی حقیقی ہمشیرہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ آپ بڑے عالم اور مجتہد صحابی ہیں آپ کے لئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ آپ کی شان میں گستاخی کرنا اور آپ کو برا کہنا رفض ہے ایسا شخص جو آپ کو برا کہے وہ شیعہ ہے ہرگز ہرگز سنی نہیں۔ اس کے پیچھے ہرگز ہرگز نماز نہ پڑھی جائے اسے اہل سنت والجماعت کی مسجد میں ہرگز ہرگز امام نہ رکھا جائے۔

(بحوالہ کتاب افضلیت سیدنا صدیق اکبر ص۱۱۵ تا ۱۸۶ طبع مکتبہ فریدیہ ساہیوال، مصنف ابوسعید غلام سرور صاحب قادری بریلوی)

سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دشمن کا ہولناک انجام:

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک بزرگ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چاروں خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہم) اور پانچویں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں کہ اتنے میں ایک آدمی آ گیا جس کا نام راشد الکندی تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اُسے دیکھ کر کہنے لگے یارسول اللہ! یہ آدمی ہمیں برا بھلا کہتا رہتا ہے یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سخت ڈانٹ پلائی وہ شخص کہنے لگا میں انہیں تو نہیں کہتا البتہ معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو کچھ نہ کچھ کہا کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری بربادی ہو کیا وہ میرے صحابی نہیں ہیں؟ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار دہرائی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوہے کا ایک ڈنڈا اٹھا کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا کہ اسے پیچھے کی طرف سے مار دو۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا تو میری آنکھ کھل گئی جب صبح ہوئی تو میں نے سنا کہ رات کو وہی شخص اچانک موت سے مر گیا۔ (البدایہ والنہایہ ج۸ ص۱۳۹) یقیناً دشمنانِ صحابہ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کا انجام دنیا و آخرت میں بربادی ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ دشمنان اسلام اور دشمنانِ صحابہ کرام واہل بیت

عظام رضی اللہ عنہ کو ہدایت کاملہ سے نوازے۔

وَمِنْ مَّذْهَبِیْ حُبُّ النَّبِیِّ وَآلِهٖ وَ صَحْبِه

وَ لِلنَّاسِ فِیْمَا یَعْشِقُوْنَ مَذَاهِبُ

''اور میرا مذہب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل وصحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت ہے۔اور لوگوں کے لیے عشق میں مختلف مذاہب ہیں۔''

راقم الحروف **محمد اعظم ہاشمی** غفرلہٗ الغنی

غرّہ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ



تصدیق

محقق العصر حضرت مولانا مفتی سیّد عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہم

صدر مفتی جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا

الجواب صحیح

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہٗ

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

رجب المرجب ۱۴۳۳ھ

دار الافتاء
جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا